REGISTERED. No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۰) مطبوعہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

پادری ٹامس ہاول صاحب علاقہ منٹگمری والہ کیواسطے مستقل طور پر کلارک آباد سے تبدیل ہو آئے ہیں۔ **پادری** احسان اللہ صاحب ولایت امریکہ سے واپس تشریف لے آئے اور علاقہ جھنگ بار کے واسطے مقرر ہو گئے ہیں۔ **پادری** ہولڈن صاحب عنقریب ولایت انگلستان سے پنجاب کو آنے والے ہیں اور وہ علاقہ جھنگ بار میں آکر کام کریں گے۔ **ڈاکٹر** سمر سنز صاحب کوئٹہ سے آتے ہیں تاکہ ہمارے ساتھ ڈیڑھ ماہ تک کام کریں۔ **ٹوبہ ٹیک سنگھ** میں جو گرجا اور مکان بننے والا تھا وہ بننا شروع ہو گیا۔ منشی بھان صاحب بٹالہ سے منگوائے گئے ہیں کہ اس کام کو کریں۔ مسٹر می صاحب انجنیر جو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نزدیک گوگیرہ شاخ کے بنگلہ بھاگٹ میں مقیم ہیں۔ اس کام میں مدد کرتے ہیں ✣ **علاقہ** بار کے دیہات میں ابھی تک بہت بیماری ہے خصوصاً بخار سے لوگ مرتے ہیں۔ **آج کل** خوب سردی پڑتی ہے۔ لیکن جیسے یہاں کا پانی خشک ہے ویسے ہی سردی بھی خشک پڑتی ہے۔ **ما** ابھی بھی اس علاقہ میں بہت ٹلیر ہیں اور وہ کھڑی فصلوں کا بڑا ہی نقصان کرتے ہیں۔ باوجودیکہ دسمبر کا مہینہ ہے تو بھی ساونی کی فصلیں جری وغیرہ ابھی تک کھڑی ہیں۔ **مکاسا** نام نیا جاپانی جنگی جہاز جو انگریزی میکسم کے کارخانہ میں تیار ہوا ہے نہایت بھاری جنگی جہاز ہے۔ **ملک چین** میں کتب خانہ ہنلن ایک مشہور کتب خانہ تھا اس میں نہایت قدیمی کتابیں موجود تھیں۔ اس مہم میں یہ کتب خانہ بالکل تباہ ہو گیا۔

سر کلاڈ میکڈانلڈ نے کچھ کتابیں جو نہایت خوش خط اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مجلد تھیں بچا لیں۔ **کوچین** میں ناریل کا درخت نہایت کثرت سے ہوتا ہے۔ آبادی کا ایک بڑا حصہ ناریل کے درخت پر زندگی بسر کرتا ہے۔ تجارتی جہاز ہر ہفتہ ناریلوں سے بھرے ہوئے گذرتے ہیں۔ **حضور** والیسرائے کے والد نے ہندوستان کے قحط فنڈ کی آخری قسط بھی بھیجدی ہے۔ **مہاراجہ** بڑا بہور نے لفٹنٹ گورنر کی اسپیچ کا مختصر اور عمدہ جواب دیا اور ہز آنر کا شکریہ ان تمام باتوں پر ادا کیا جو انہوں نے فرمائی تھیں۔ **انگریز** لوگ بہ نسبت دیگر پیشوں کے زراعت زیادہ کرتے ہیں۔ **راجہ** پدوکوٹہ انگلینڈ سے واپس آگیا۔ **بینک** آف بمبئی نے چار فی صدی سود ٹھہرا دیا ہے۔ **چین** میں مردوں نے بہت جگہہ روک رکھی ہے اگر قبرستان کم ہوتے تو اس ملک میں ان کی بجائے زراعت کی جاتی۔ **حضور** والیسرائے نے نواب قزلباش فتح علی خاں اور ہمارے بزرگ مسیحی آنریبل سر کنور ہرنام سنگھ صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کو پرائوٹ انٹری کی عزت عطا فرمائی۔ **کیناٹ** رنیجر پلٹن کی چار کمپنیاں فیض آباد اور نیچ کو بذریعہ ٹرین روانہ ہوئیں۔ **کلکتہ** کے ہندوستانی فوجی حکام سے اب تک خواہش نہیں کی گئی کہ کلمبو سے لشڈن ہارس کی روانگی کے متعلق کوئی بندوبست کریں۔ **کلکتہ** میں سینٹ انڈرو کی دعوت میں تین سو بائیس شریک تھے۔ آنریبل مسٹر سدرلینڈ پریسیڈنٹ تھے۔ حاضرین میں لفٹنٹ گورنر چیف جسٹس۔ لارڈ بشپ کلکتہ بھی تھے۔ **ماسکو** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ شرقی سائبیریا کے علاقہ یاکٹسک میں ہر روز انسان کا گوشت بکتا ہے۔ وہاں لڑکے دس سے لیکر پندرہ روبل تک بکتے ہیں۔ ملک سے جلاوطن کئے ہوئے مردوں اور یاکٹسک کی دیسی عورتوں سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ پانچ برس

کی عمر میں اس غرض کے واسطے فروخت کئے جاتے ہیں۔ **کلکتہ** میں چار لاکھ اٹھائیس ہزار ہندو۔ ایک لاکھ نواسی ہزار مسلمان۔ چھبیس ہزار عیسائی۔ دو ہزار بودھ مذہب والے۔ چار سو چینی۔ پندرہ سو یہودی۔ ڈیڑھ سو پارسی۔ ایک سو سکھ اور ساٹھ کو براہمو آباد ہیں۔ **غصہ** کا اثر۔ یورپ کے ایک محقق نے دو ہزار آدمیوں کی حالت غصہ کا تجربہ کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ اس حالت میں تمام آدمیوں کے چہرے پر رنج اور جوش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں اور ستائیس فیصدی اس وقت شرمندہ بھی ہو جاتے ہیں۔ **روسی** فوج میں ترقی بڑی دیر میں ملتی ہے۔ ایک کپتان سولہ سترہ سال کے عرصہ میں کرنل ہوتا ہے۔ **سویڈن** میں دو ہزار ایسے سکول ہیں کہ جہاں طالب علم تعلیم علوم کے علاوہ باغوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ فرانس۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ اور دیگر یورپین ممالک میں بھی ایسے ہی سکول کھلتے جاتے ہیں۔ **جیپور** میں موسم سرما کے ساتھ ساتھ طاعون بھی ترقی کر رہا ہے اور اس کا اثر روز بروز خوفناک ہوتا جاتا ہے۔ **راؤ** راجہ مادھو سنگھ جی بہادر والی سیکر نے بابو سردو تری کو سیٹھ کا خطاب عطا کیا۔ یہ کلکتہ کا مشہور سوداگر ہے۔ **آج کل** کابل میں صرف دو یورپین ہیں۔ ایک مسٹر مارٹن جو امیر کے کارخانہ میں ملازم ہیں اور مسز ڈیلی جو لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ **سوفیا** اخبار لکھتا ہے کہ اس وقت ہندوستان میں ۲۲۴۰ رومن کیتھلک پادری ہیں جن میں سے ۱۴۴۹ ہندوستانی ہیں۔ **ہندوستان** سے یورپ کے سفر کے عرصہ کو کم کرنے کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ بلجیم کی کمپنی نے آٹھ روز میں طے ہو جانے والا راستہ بنا دینے کی تجویز کی ہے۔ **جموں** میں اب ہیضہ کم ہے۔ مگر علاقہ کشمیر اور خاص سرینگر میں ابھی تک اسکا زور ہے ✣

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر
پادری این پی عباس بھٹّا۔ پنڈت رام نتھ صاحب۔ نور نشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ریچ گولک ناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے۔ پادری بی سی اوپل صاحب
پادری ایل جی ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جمیل سنگھ صاحب
پادری بی بی رائے صاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب } کارسپانڈنٹ

ایم ڈلکاسی اور مسٹر کروگر

تھوڑا عرصہ ہوا ایم ڈلکاسی نے جلسۂ فرانسیسی میں اس سوال کا جواب دینے سے انکار کیا تھا کہ کیا گورنمنٹ فرانس گریٹ برٹن کو تجویزیں نہ بھیجیگی جن سے جنوبی افریقہ کے معاملات کا فیصلہ پنچایتی طور سے کیا جائیگا۔ مگر یہہ بات سمجھی گئی ہے کہ ان سے اور مسٹر کروگر سے جو گفتگو ہوئی۔ اس میں انہوں نے ان سے کہا کہ فرانس بذاتِ خود اس معاملہ کو شروع نہیں کریگا مگر وہ ان تجویزوں سے اتفاق کریگا جو کوئی اور سلطنت شروع کریگی اسی بنا پر آج کی تاربرقی میں اطلاع دی گئی ہے کہ فرانسیسی اخبارات ان باتوں کو کس قدر پر معنے سمجھتے ہیں اور ایک حکم بھی شایع ہوا ہے جس سے فرانس اور دوسری سلطنتوں کے مابین اس ایکٹ کا عملدرآمد کیا جائیگا۔ جو ہیگ کے جلسۂ کانفرنس میں پاس ہوا تھا۔ لہذا اگر دستخط کرنے والی سلطنتیں اتفاق کرینگی کہ جنوبی افریقہ کی جنگ ایسی تھی جس پر اس کانفرنس کے اصول عاید ہو سکتے ہیں اور قرار دینگی کہ متفقہ طور سے اپنی اپنی رائے گریٹ برٹن پر ظاہر کرینگی۔ تو اس صورت میں وہ کارروائی پوری ہو جائیگی جس کی نسبت ایم ڈلکاسی نے اشارتاً بیان کیا تھا کہ اس کے بعد فرانس اتفاق کریگا مگر برٹش گورنمنٹ باقاعدہ ہر بات کی سماعت سے انکار کر سکتی ہے۔ لارڈ سالسبری نے بارہا عوام میں ظاہر کیا ہے کہ پنچایتی فیصلہ جنگ جنوبی افریقہ کے متعلق جو کچھہ تجویز کی جائیگی اس کی ہرگز سماعت نہ ہوگی۔ برطانیہ اعظم نے اس ایکٹ پر دستخط نہیں کیے جو صلح کی کانفرنس کے متعلق تھا اور اس کانفرنس میں کوئی ایسی بات نہیں قرار دی گئی ہے کہ کوئی شخص پنچایتی فیصلہ کرانے پر مجبور ہو مگر اس کے ساتھہ ہی اگر اس طرح سے سلطنتوں نے اپنی رائے ظاہر کی تو کسی قدر دقت طلب امر ہوگا۔ جب تک کہ پنچایت کی نشست کو ٹرانسوال نے تسلیم کیا تھا۔ اس حیثیت سے کہ ایک شاہ دوسرے شاہ کی نسبت فیصلہ کرے تو سلطنتیں جانتی تھیں کہ انگلستان کی افسری جنوبی افریقہ میں ہے مگر جب ایک پنچایت اس حیلہ سے تجویز کی گئی کہ برخلاف اصول کانفرنس کے کارروائی ہو رہی ہے تو البتہ دقت طلب بات ہوگی۔ لارڈ لینسڈون کو ظاہر کرنا ہوگا کہ کوئی کارروائی اصول کے خلاف نہیں ہوئی یا ان کو قطعاً انکار کرنا ہوگا کہ کسی بات کی سماعت نہ کریں گے۔ اگر انہوں نے مذکورۂ اول کارروائی کو برتا تو ان کو ایک غیر ممکن کام انجام دینا ہوگا آخرالامر میں برطانیہ اعظم کی حالت ایسی ہو جائیگی کہ وہ غیر مہذب طریقہ سے جنگ کرتی ہے۔ ہاں جس طرح سے دریائے امور میں روس نے امن و امان قایم کی ہے اس طرح تو جنوبی افریقہ میں برطانیہ اعظم نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ گو ایسی بات ہو مگر اس سے اس بات میں فرق نہیں آتا کہ مسٹر کروگر نے اپنی معمولی چالاکی سے یورپ سے مداخلت کرانا چاہا ہے۔ چند ہی ہفتہ ہوئے جب جنوبی افریقہ کی راضی کرنیوالی کمیٹی نے جسکے پریزیڈنٹ مسٹر لیونارڈ کورٹنی ہیں صاف صاف لکھا تھا کہ اس جنگ میں اور ان خیالات میں جو سرجان اردو نے ہیگ کے جلسہ کانفرنس میں ظاہر کئے کس قدر فرق ہے۔ مگر اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ عدم ترسی کے خیالات ایک ناچیز ہیں بہ نسبت ٹرانسوال کے جو ما سر نیل بند و قوں سے مسلح ہوں۔ مگر مسٹر کروگر ایسا چالاک شخص ہے کہ کچھ

کارروائی کر سکتا ہے ؎

تار برقیان

ملکۂ معظمہ کی اسپیچ پارلیمنٹ میں بیان ہے کہ اس امر کی ضرورت ہے کہ ان جنگوں کے متعلق جو ہماری فوجیں جنوبی افریقہ اور چین میں کر رہی ہیں اخراجات کا انتظام ضروری ہے۔ ہر مجسٹی نے فرمایا کہ میں نے ایک خاص اجلاس طلب کیا ہے تاکہ آپ ان آئین و قوانین کو منظور کریں جو مطلوب ہیں۔ میں دوسرے پبلک معاملات کو اس وقت تک نہ چھیڑونگی جب تک موسم بہار میں پارلیمنٹ کا معمولی جلسہ نہ ہو۔ لارڈ رابرٹس ڈربن میں داخل ہوئے جہاں بڑی دھوم دھام کے ساتھہ ان کا استقبال عمل میں آیا ان کو تین ایڈریس پیش کئے گئے جس میں ایک ہندوستانی جماعت کا تھا جنہوں نے اپنا بھروسہ ظاہر کیا تھا کہ ہز لارڈشپ قیصر ہند کو نٹال کے ہندوستانیوں کی عمیق وفاداری اور تعلق کی تبلیغ کریں گے۔ کہتے ہیں کہ کوئی اور پلٹن جنوبی افریقہ کو نہیں بھیجی جائیگی بلکہ صرف رسالہ روانہ کیا جائیگا۔ اشر جٹ کی گیریزن فوج کے ایک حصہ نے دو سو بوئروں کو بھگا دیا۔ یہہ امر ناممکن ہے کہ کیپ کولونی میں مارشل لا جاری کیا جائے جب تک کہ اس کی ضرورت نہ ہو اور یہہ امر مشتبہ ہے کہ آیا کولونی کی فوج اس کے جاری کرنے کے لئے کافی ہے یا نہیں۔ مسٹر کروگر ہیگ میں داخل ہوا۔ الیفرنقیڈر کا نگرس دو سٹر میں جمع ہوا۔ فوجیں اور توپیں ان پہاڑوں پر لگائی گئی ہیں جہاں سے جلسہ کے مقام پر قابو ہو سکتا ہے۔ ڈولارے کے پانسو آدمیوں نے پریٹوریا اور اسٹین برگ کے باہر ایک برٹش ارسال پر سخت حملہ کیا اور اس کا نصف حصہ جلا دیا ہمراہی گارڈ نے بہت بڑی دلیری ظاہر کی اور نصف بچا لیا۔ ہماری طرف پندرہ مارے گئے اور تیس زخمی ہوئے۔ بوئروں کا نقصان کثیر ہوا۔ وہ تمام قیدی جو ڈواڈسپ میں اسیر کر لئے گئے تھے بوئروں نے ان کو باستثناء افسروں کے چھوڑ دیا ہے۔ ایک قیدی ٹیلیوال سے خبر دیتا ہے کہ ڈیویٹ پر سخت زور ڈالا گیا اور اس نے ایک کرپ گن بمقام دریا پر چھوڑ دی۔ **علی وال** نیر وال ڈیویٹ کے بیرونی تھانہ کے قریب ہے۔ الیفرنقیڈر کانگرس ووسٹر کا خاتمہ بڑی خاموشی کے ساتھہ ہوا علاانکہ بہت تند اسپیچیں ہوئیں جن میں طرز جنگ اور برٹش سلوک کی نسبت جو عورتوں اور بچوں کے ساتھہ کیا گیا تھا ملامت کی گئی۔ رزولیوشن پاس ہوئے جن میں ظاہر کیا گیا کہ بوئروں کو آزادی ملنے سے امن و امان ہو سکتا ہے۔ سر سے ملز کی کارروائی پر نفرت ظاہر کی گئی تھی۔ لارڈ اور لیڈی ایجنل ہندوستان کو روانہ ہوئے۔ فرانسیسی وزیر کی رائے۔ ایم ڈلکیسی فرانسیسی وزیر کی رائے ہے کہ دول یورپ اور چین کے مابین صلح کرنے میں دو امور کا خیال رہنا چاہئے (۱) جن بندر گاہوں کی نسبت عہد نامے ہوں۔ وہاں تمام قلعے مسمار کئے جائیں (۲) چینیوں کے پاس اسلحہ اور سامان حرب کی فروخت قطعاً بند کی جائے ؎

تمباکو کے نقصانات

مفصلۂ ذیل وجوہات سے تمباکو کا پینا درست معلوم نہیں ہوتا

۱- ہر سال اس میں قریباً دو ارب پچاس کروڑ روپیہ برباد ہوتا ہے۔
۲- اس کے پرستاروں کا شمار تین ارب بتلایا گیا ہے۔
۳- اس کے اول ہی بار پینے سے کل جسم ایک خراب حالت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
۴- اس میں ایک قدرتی تیل بنام نکوٹین موجود ہے جسکا اثر مثل زہر قاتل کے ہوتا ہے۔
۵- نروس سسٹم (نظام عصبی) کو اس سے نقصان پہنچتا ہے۔
۶- کامل کی افزائش اس کے باعث اچھی طرح نہیں ہوتی۔
۷- آدمی اس سے آتشی مزاج ہو جاتا ہے۔
۸- یہہ آدمی کو زیادہ بڑھنے سے روکتا ہے۔
۹- اس کی ضرورت لڑکوں کو چوری کرنا سکھاتی ہے۔
۱۰- اس سے قوت حافظہ میں فرق آتا ہے۔
۱۱- بیہوشی کا عائد ہونا اکثر اسی کا سبب ہے۔
۱۲- مرض دمہ اکثر اسی سے ہوا کرتا ہے۔
۱۳- اس سے دانت اور مسوڑے خراب ہو جاتے ہیں اور سانس میں عفونت کی پیدایش۔
۱۴- انسان کا جسمانی فعل بھی اکثر اس سے بگڑ جاتا ہے۔
۱۵- اس سے مرض فالج بھی ہو جاتا ہے۔
۱۶- جو لوگ متواتر اس کو استعمال کرتے ہیں ان کی اولاد کمزور اور لاغر دیکھی گئی ہے۔
۱۷- نوجوان بداخلاقی اسی سے سیکھتے ہیں۔
۱۸- اس میں روپیہ خرچ کرنا فضول خرچی میں داخل ہے۔
۱۹- اس کو ایک یا دو بار شروع کرنے سے آخرالامر ہم اس کے عادی ہو جاتے ہیں۔
۲۰- اس کے استعمال کرنے سے بہتوں کے عہد ٹوٹ جاتے ہیں۔
۲۱- بدپرہیزی تو اسی سے پیدا ہوتی ہے۔
۲۲- سانس میں ایک قسم کی بدبو ہو جانا اسی کا باعث ہے۔
۲۳- اسی کی خاطر ہم بد صحبتیں اختیار کر لیا کرتے ہیں۔
۲۴- آدمی اس سے کاہل اور سست ہو جاتا ہے
۲۵- بیماری کی حالت میں اس کا استعمال خطرناک سمجھا گیا ہے۔
۲۶- امریکہ دیس میں اس کے سبب بیس ہزار آدمی ہر سال عالم بقا کو سدھارتے ہیں اور ہندوستان میں اس سے دو چند۔
۲۷- یہہ انسان کے جسم کے ہر فعل و نس کو خراب کر دیتا ہے۔
۲۸- کسی خاص بیماری سے شفا حاصل کرنے میں بھی مفید ثابت نہیں ہوا۔
۲۹- لیرنکس (آلہ آواز یعنے ہوا کے دخل اور اخراج کا دروازہ) میں خرابی پیدا ہونا اکثر اسی کا سبب دیکھا گیا ہے۔
۳۰- دیکھا گیا ہے کہ انتہا درجہ پر پہنچکر آدمی دیوانہ بھی ہو جاتا ہے۔
۳۲- آنکھوں کی بینائی میں فرق پڑنا بھی اسی کا ایک سبب ہے۔
۳۳- اس کے سبب ہم اپنے بزرگوں کے سامنے حقیر گنے جاتے ہیں۔
۳۴- جسم کے اندرونی اعضا میں اس کے داغ پڑ جاتے ہیں۔
۳۵- انسان اس کی باعث اکثر ناگہانی آزمایشوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
۳۶- بالکل عادت نہ ہونے سے کم مقدار میں بھی استعمال کرنے سے جی متلاتا رہتا ہے۔
۳۷- جس زمین میں تمباکو بویا جاتا ہے اس کا بھی ستیا ناس کر دیتا ہے۔
۳۸- اہل مجلس ہمیشہ اس کو ناگوار سمجھتے ہیں۔
۳۹- اس کا پینے والا ہمیشہ اسی کا غلام ہو جاتا ہے
۴۰- یہہ قوت شامہ اور قوت ذائقہ دونوں کو بگاڑ دیتا ہے۔
۴۱- اس سے کسی قدر قوت سامعہ بھی جاتی رہتی ہے۔
۴۲- مسافروں کو اس کے باعث ہمیشہ ناقابل برداشت تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔
۴۳- مرد، عورت اور بچہ سب اس سے بے شمار دکھ پاتے ہیں۔
۴۴- اسی کی وجہہ سے غریب لوگ اپنے لڑکوں کو پھٹے کپڑے پہناتے ہیں۔
۴۵- خاندان سے مفلسی کا دوستی پیدا کرنا اسی کا ذریعہ ہے۔
۴۶- پاگل خانہ کی ترقی کا ایک سبب یہہ بھی گنا جاتا ہے
۴۷- اس کے باعث کل مکان گندہ اور بدبو دار رہتا ہے۔
۴۸- تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اکثر مکانات میں آگ لگ جانا اور اس کا خاک سیاہ ہو جانا انہی حضرت کی بدولت میسر آتا ہے۔

۴۹۔ طالب علموں کو مدرسہ جانے میں دیری اسی کے سبب ہو جایا کرتی ہے۔

۵۰۔ ذائقہ اس کا تلخ اور خراش دار ہوتا ہے۔

۵۱۔ اس کے استعمال سے الیمنٹری کنال (غذا کی نالی) خصوصاً حلق۔ معدہ اور امعا میں سوزش ہو جایا کرتی ہے۔

۵۲۔ اس کے سونگھنے سے ہمیشہ ناک سے پانی نکلا کرتا ہے۔

۵۳۔ اس کا پینے والا آدمی آدھا نشہ باز یعنے نشہ باز کا چھوٹا بھائی کہلاتا ہے۔

۵۴۔ اس کے سبب سے آپس میں جھگڑا برپا ہونا بھی ممکن ہے۔

۵۵۔ دیکھا گیا ہے کہ اس کے پینے والوں کے کپڑے اور ہاتھ وغیرہ داغدار اور میلے ہوتے ہیں۔

۵۶۔ اس سے اکثر شرابات اور دیگر منشی چیزوں کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اس لحاظ سے یہہ نشہ بازی کی پہلی سیڑھی ہے۔

۵۷۔ یہہ ہمیشہ ان لوگوں کا نفاق اور انکی عیب جوئی میں رہنا سکھاتا ہے جو اسکو نہیں پیتے اور اسکی ہجو میں زبان کھولتے ہیں۔

۵۸۔ اس کے استعمال سے نہائت ضعف طاری ہوتا ہے اور عضلات ہمیشہ ڈھیلے رہتے ہیں۔

۵۹۔ اس کا استعمال کرنے والے اکثر اپنی اولاد کو بھی اسکا غلام بنا جاتے ہیں۔

۶۰۔ اس کے دھوئیں سے قریب بیٹھنے والونکو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اسکا دھوآں آنکھوں کیواسطے مضر ہے۔

۶۱۔ اندھیری راتوں میں اکثر لوگ جو اسکے عادی ہوتے ہیں حقہ کے نیچہ وغیرہ سے اپنی آنکھ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

۶۲۔ رات کو نہ سونا اور اپنے جسم کو تکلیف دینا اسی کی وجہ سے اکثر لوگ خوشی سے برداشت کرتے ہیں۔

۶۳۔ اس کی وجہہ سے اکثر لوگ عبادت کرنا بھی بھول جاتے ہیں جبکہ علی الصباح اُٹھکر عبادت کرنا اور اسکی بندگی میں مشغول ہونا لازم ہے مگر حضرت تمباکو کے رفیق اسی کی عبادت اور پرستش کو مقدم سمجھتے ہیں۔

۶۴۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے لڑکے اپنے ہاتھوں کو آگ سے جلا لیتے ہیں جبکہ انکے بزرگ انکو چلم بھرنے کا حکم دیتے ہیں۔

۶۵۔ اگر ہم کسی سے چلم بھرنیکی درخواست کریں تو اس کام کو اکثر لوگ حقیر اور ذلیل سمجھکر خوشی سے قبول نہیں کرتے۔

۶۶۔ اس کا استعمال شروع کرنا تو آسان ہے مگر ترک کرنا جان کا وبال ہو جاتا ہے۔

۶۷۔ بعض لوگ اسی کے سبب اپنے ضروری امور کو پورا نہیں کر سکتے۔

۶۸۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ اسکے ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ بغیر اسکے پیے پاخانہ بھی نہیں اُترتا۔

۶۹۔ تمباکو کوٹتے وقت جو دھانس اُٹھتی ہے اس سے صرف کوٹنے والیکا ہی دم ناک میں نہیں آتا ہے کہ جسکی وجہہ سے وہ منہہ او ناک پر پٹی باندھتا ہے بلکہ اردگرد کے لوگونکو بھی تکلیف کا انعام ضرور تقسیم ہوتا ہے۔

۷۰۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو اشخاص حقہ کے زیادہ عادی ہو جاتے ہیں انکے منہہ سے بدبو آنے لگتی ہے جو ہر ایک شخص کی نفرت کا باعث ہوتا ہے۔

۷۱۔ اگر یہہ وقت پر نہ ملے تو ضرور ہے کہ درد شکم شدت اور نفخ شکم پیدا ہو جاوے۔

۷۲۔ معدہ کے اکثر بڑے بڑے امراض اسی منحوس شے کی بدولت نصیب ہوتے ہیں۔

۷۳۔ بعض اشخاص حقہ کے ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ بعض اوقات کھانیکی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

۷۴۔ یہہ جسم میں خون کو کم کر دیتا ہے اور اسی وجہہ سے پرورش جسم میں خلل واقع ہوتا ہے۔

۷۵۔ یہہ لوگونکو ایسا پاگل بنا دیتا ہے کہ باوجود اسکے نقصانات معلوم ہونے کے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے رکھنا پسند کرتے ہیں۔

۷۶۔ بہت سی مستورات کی بے پردگی و بدچلنی کا یہہ ایک سبب ہے۔

۷۷۔ اس کے استعمال سے آدمی کے سر میں چکر آیا کرتے ہیں۔

۷۸۔ اس کے چبانے والوں کے منہہ سے ہر وقت تھوک بکثرت نکلتا رہتا ہے۔

۷۹۔ پان کے ساتھ اس کو ملا کر کھانا گویا گل قوا دیدیان کے کھو دینا ہے۔

۸۰۔ بدچلن اشخاص کی صحبت میں رہنے سے اکثر مستورات کو بھی صرف اسی کے باعث صحبت بد اختیار کرنی پڑتی ہے۔

۸۱۔ اس کے استعمال سے بعض اوقات بے ضرورت قے ہونا بھی ممکن ہے۔

۸۲۔ اس کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے سرد پسینہ آتا ہے۔ نبض بیٹھ جاتی ہے اور آدمی سرد پڑ کر مر جاتا ہے۔

۸۳۔ نکوٹین جوہر تمباکو جو سخت زہر ہے ایک آن میں دل کی حرکت ٹھہرا کر ہلاک کر دیتا ہے۔

۸۴۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ تشنجی دم میں تمباکو حقہ کے ذریعہ سے پلائی جاتی ہے لیکن صرف اس صورت میں جبکہ مریض اسکے پینے کی عادت نہ ہو۔

۸۵۔ بہت سی ڈاکٹروں نے معلوم کیا ہے کہ یہہ نشہ مضر صحت ہے اور اسی خاص وجہ سے عوام کے فایدہ کیلئے اپنی تصنیفات میں تمباکو کے نقصانات بیان کیے ہیں۔

شہیدانِ سکندریہ

سوریس کی تلوار چلی جبکہ چمک کر
یہہ چرخ بھی چکرا کے یہاں کھاتا تھا چکر
کرتی تھی کچھ اس طور سے وہ کاٹ چمک کر
میدان سے نامرد گئے بھاگ بلک کر
دشمن کی وہ افواج کو بے جان کرائی
سب پارتھیوں کو وہ پریشان کرائی
نیزہ کہیں کاٹا کہیں زہ گیر کو کاٹا ☆
گھوڑا کہیں کاٹا کہیں شمشیر کو کاٹا
یاں کاٹا جوانوں کو وہاں پیر کو کاٹا
پیادوں کو سواروں کو سر تیر کو کاٹا
تسمہ بھی وہ گردن کا نہ اک چھوڑ کے نکلی
دل چھید جگر چیر کے جاں توڑ کے نکلی ☆
کشتوں کے سر و تن سے بھرا دشت کا دامن
برچھی سے ہوئے جسم میں مقتول کے روزن
جو وقت کٹی پارتھی سردار کی گردن ☆
سوریس نے قبضہ میں کیا شہر کٹشفن
فاتح نے کہا فوج کو ہاں لوٹ مچادو ☆
انداز قیامت کا کٹشفن کو دکھا دو ☆
جرأت سے دلیر ایسے ہوا ختم جو سب کام
واپس ہوئے مردانِ دلاور بخوشی انجام
رستہ میں ہوئے شاہ کیجانب سے یہہ احکام
افواج کریں وادیٔ سرپا میں کچھ آرام ☆
خود سیر کناں وادیٔ یونان میں آیا ☆
دربار میں عیسائی مریدوں کو بلایا ☆
فرمایا کہ دیکھو قدم آگے نہ بڑھانا
کہدیتا ہوں میں صاف مخالف ہے زمانا
میں شاہ زمن ہوں مجھے کیا تمنے ہے جانا ☆
آساں نہیں حکموں سے مرے سر کو پھرانا
اسطرح الٹ دونگا مسیحیت کے طبق کو
جسطرح الٹتے ہیں کتابوں کے ورق کو
دھمکا کے ہوا شاہ تو روما کو روانہ
حکام کو یہہ حکم ہوا ایک بہانہ
سفاکی سے بھرپور ہوا سارا زمانہ
کہنے لگے خرمن ہوا گر ایک ہو دانہ
جب ذبح کو ہاتھ اپنا لگاتے ہیں ستمگار
کب دیکھتے ہیں حالتِ زار جگر افگار
تھا شہر سکندریہ کا خونخوار گورنر ☆
ظالم تھا جفاکار تھا دل رکھتا تھا پتھر
تھا نام اکولہ دل و جان سے تھا ستمگر
رحمت کا خیال اس کے نہ آیا کبھی دلپر
ایسا ہی اسے مارک ملا تھا سر لشکر
دیندار و سنکے جو پیچھے پڑا ہاتھ کو دھو کر
کہتے تھے کوئی ہو وے مسیحی تو پچھاڑیں
بنیاد سے گھر بار مسیحیوں کا اُکھاڑیں
عزت کو مسیحیوں کی ہر اکطرح بگاڑیں
جلسہ کہیں انکا ہو تو واں تیر و تلوار گاڑیں
پھرتے تھے ہر اک جا پہ یہہ تیر و تلوار سنبھالے
دکھ دیتے تھے دینداروں کو یہہ برچھیوں والے
چلتی تھی جفا و ستم و جور کی شمشیر ☆
ہر وقت مسیحی تھے بہت بیکس و دلگیر
بیجرم ستاتے تھے شب و روز یہہ بے پیر
کرتے تھے ہدایت یہہ مسیحوں کی تھی تقصیر
کب ظلم کہیں ایسا رعایا پہ ہوا ہوگا ☆
دکھ خلق کو حکام نے کب ایسا دیا ہو ☆
عیسائی ترے بندۂ مقبول تھے مولا
سر کٹنے کا کھٹکا نہ انہیں قتل کا ڈر تھا
سر تیغِ ستم سے نہیں بالکل کہیں جھکا
صابر تھے لگا کرتا تھا جب سینہ پہ نیزا
دشمن انہیں جب مارتے تھے تیغ و سناں سے
خر شکر نکلتا تھا نہ کچھ ان کی زباں سے
مرتے تھے مگر روتے مسیحی نہ تھے زنہار
کٹتی تھی زباں لب پہ مگر شکر تھا ہر بار
رہتی تھی دمِ نزع زباں ان کی نہ بیکار
کلمے وہ نکلتے تھے جو تھے روح کی تلوار
کیا فکر تھا ان کو وہ تھے جنت کے مسافر
اللہ مددگار تھا ان کا دمِ آخر ☆
کہتے تھے فرشتے کہ یہہ مقبولِ خدا ہیں
دل دادہ ایماں ہیں مشتاقِ رضا ہیں
معشوقِ حقیقی کے تعشق میں فدا ہیں
تسلیم کے درجہ میں ہیں آخر شہدا ہیں
سر اپنا کٹاتے ہیں یہہ سب راہِ خدا میں
مقبول یہہ عشاق ہیں درگاہِ خدا میں
سنتا تھا مسیحوں کی نہ فریاد ستمگر ☆
مظلوموں پہ تھا ٹوٹا ہوا مارک کا لشکر
زخموں سے لہو گرتا تھا افسوس زمیں پر
عورات بھی مجروح تھیں تیروں سے برابر
کچھ ایسا اکولہ تھا ہوا دشمنِ جانی
تلواروں سے تھا کاٹتا یہہ ظلم کا بانی
افسوس اکولہ نے لیونڈس کو بلایا ☆
مقتل کی کرو سیر یہہ حکم اسکو سنایا
تعلیم مسیحیت کا اک الزام لگایا ☆
فرمایا کہ کیوں لوگوں کو عیسائی بنایا
احکام کو سرکار کے تم نے نہیں مانا ☆
تیروں کا بنائیں گے تمہیں ہم بھی نشانہ
یہہ سن کے اریجن نے لکھا نامۂ جانکاہ

جینے کی نہ کچھو مرے بابا کبھی تم چاہ۔
مذبح پہ کبھی ڈال نہ تم دیجو بجز آہ۔
اقرار کفارہ ہی تو فردوس کی ہے راہ
ہم خوش ہیں تمہارا تن صد پاش اٹھائیں
تیروں سے چھنی آپ کی ہم لاش اٹھائیں
خادیکھ کے بیٹے کا لوٹس ہوا قربان
بولا کہ ہوئی شاد بہت اس سے مری جان
میں خوش ہوں کہ بیٹا مرا دانا ہے نہ نادان
انکار مسیح سے نہ کروں گا کسی عنوان
مشتاق اجل ہوں مجھے دنیا کی نہیں چاہ
اب جلد مسیحا سے ملادے مجھے اللہ
جلاد نے فوراً ہی لوٹس کو سنبھالا
رسی سے جکڑ کر اسے اک گڑھے میں ڈالا
تھا اس سے مسیحوں کا کلیجہ تہ و بالا
کہتے تھے پڑا ظالم ملعون سے پالا
مقتل میں لگا سینہ پہ تیر جگر افگار۔
جنت میں وہ پہنچا اسے جنت ہی تھی درکار
اس شہر میں مشہور کنیز ایک تھی پرتو
خوش صورت و خوش سیرت و خوش عادت و خوش خو
کرلائے گرفتار اُسے جا کے جفا جو۔
تھی پاؤں میں زنجیر تو باندھے ہوئے بازو
فرمایا اکولے نے کہ پوشاک اتاریں۔
بدذات کو ننگا ہی تہ آب ڈبائیں۔
جلاد سے پرتو نے کہا با تن لرزاں
میں خوش ہوں کہ میں جاتی ہوں سوئے جنت یزداں
کرتی ہوں دعا حق میں تمہارے بدل و جاں
اللہ ہے تیرا مددگار و نگہبان۔
آئندہ مسیحوں کو تو ہرگز نہ ستانا۔
رہ جاتا ہے دنیا میں رحیموں کا فسانا

الفاظ تھے یہ یا کہ یہ تھی روح کی تلوار
یہ سنتے ہی بگڑ گیا وہ مرد جفا کار
تھا چوستا پرتو کے وہ ہاتھوں کو ہر اک بار
کہتا تھا مسیحو نسے تھا واقف نہیں زنہار
تم مرتے ہوئے اپنا نہ ملبوس اتارو۔
اب میں بھی مسیحی ہوں مسیحا کے پیارو
نام اسکا بسلدئس تھا مطیع تھا یہ خدا کا
جویاں تھا ہر اک بات میں یہ راہ خدا کا
دل اسکا تھا یا منبع تھا اک فیض و عطا کا
مذہب کا محقق تھا وہ بندہ تھا خدا کا
پھینکا کہیں برچھی کو کہیں تیر کہیں ڈھال
چلایا مسیحی ہوں کرو مجھکو بھی پامال۔
یہ سنتے ہی کفار نے ہاتھ اسکا مروڑا
پکڑا اسے پھر ایسا کہ بس اسکو نہ چھوڑا
رسی سے اسے باندھ لیا خوب جھنجھوڑا
چابک کبھی مارا کبھی مارا اسے کوڑا
پہنچے اسے پکڑ کے وہ ظالم سر دربار
کی عرض اکولے سے کہ حاضر ہے گنہگار۔
یوں کہنے بسلدئس سے لگا ظالم ملعون
اس جرم کی بتلا کہ سزا میں تجھے کیا دوں
اک آن میں کیوں تیرا ہوا حال دگرگوں
جرأت سے جواب اسنے دیا با دل پرخون
ہاں سولی ہی دینے کا سزاوار ہوں میں بھی
ہاں چڑھنے کو تیار سر دار ہوں میں بھی
خاموش ہوا دشمن جاں سر کو جھکا کر۔
جلاد سے یوں کہنے لگا پاس بلا کر۔
زنداں میں اسیوقت اسے ڈالدو جا کر
چھ گھنٹے تلک پاؤں شکنجے میں کھینچا کر
عیسائی ہے یہ اسکو نہ کھانا بھی کھلانا

پانی کا بھی اک قطرہ اسے تم نہ پلانا۔
بپتسمہ اریجن نے دیا زنداں میں آکر
سمجھایا کہ تم دل میں رکھو صبر برابر
سب کچھ ہے کسی کو جو ہو ایمان میسر
نعمت کوئی ایمان سے ہے دنیا میں بہتر
زنداں کے یہ دن شکر الہی میں گذارو
تکلیف میں ہرگز کبھی ہمت کو نہ ہارو۔
زنداں میں نگہبان سے کہا مار نے آکر
تلوار سے اب سر کو بسلدئس کے قلم کر۔
خادم تھا پر اسکو میں سمجھتا تھا برادر
افسوس کہ سمجھا نہیں یہ عظمت مندر
کردار زبردست کہ سر تن سے اُتر جائے
باقی نہ رہے نام و نشاں اسکا یہ مرجائے
خاموش ہو انور کہ بہت دل پہ ہے اب رنج
دیندار کو ہے رنج یہاں پر ہے وہاں گنج۔
دنیا کی مصائب سے نہ کر کچھ بھی تو شش و پنج
جنت کے خریدار ہیں مردان سخن سنج
حق یہ ہے کہ سب کاموں کا مختار خدا ہے
اچھا ہے وہ جو بندہ تسلیم و رضا ہے۔

قطعہ

شرمندہ آفتاب ترے گھر کے سامنے
فردوس اک کھلا ہے ترے در کے سامنے
سارے فرشتے ایسے مسیح کے ہیں روبرو
جیسے چراغ نیر اکبر کے سامنے۔
عینک سے کاسیل کے لگا جبکہ دیکھنے
اسرار کھل گئے دل کے انور کے سامنے

راقم
رامانند انور

جھنگ بار

کپاس کے ٹکڑے

کل میں گوجرہ سے ایک گاؤں کو آ رہا تھا جس کا نام خوشپور ہے اور جو رومن کیتھلک مسیحیوں کی بستی ہے۔ سرکار نے جس طرح مہربانی کرکے چرچ آف انگلنڈ یو۔پی مشن اور سکاچ مشن کے مسیحیوں کو بار میں گاؤں دئے ہیں۔ اسی طرح سے رومن کیتھلک کلیسیا کے مسیحیوں کو ۲ گاؤں بخشے ہیں۔

یہہ گاؤں خوشپور گوجرہ سے ۱۲ میل جنوب کو ہے اور بنگلہ ترکھانی سے کوئی ۲ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس گاؤں کو دیکھا نہ تھا اسلئے کل میں وہاں آیا۔

یہہ گاؤں ۸۰ مربعوں کا ہے۔ ۷۰ مربعے تو تقسیم ہو چکے ہیں۔ باقی خالی پڑے ہوئے ہیں۔ گاؤں بہت بڑا ہے۔ صرف آبادی کے واسطے ۲ مربعے دئے گئے ہیں یعنے (۱۲۰) بیگہہ۔

مسیحی وہی ہیں جو سکاچ مشن۔ امریکن مشن اور چرچ آف انگلنڈ کی طرف سے رومن کیتھلک فادروں نے لیکر اپنے کر لئے ہیں۔

جب میں راستہ میں آ رہا تھا تو میں نے بزرگ پادری چیمبن صاحب کی تقلید کی۔ پہلے میں نے ایک دفعہ ذکر کیا تھا کہ صاحب موصوف چلتے وقت بھی وقت کو ضایع نہیں کرتے۔ بلکہ گندم کی بالوں کو جو راہ کے کنارے گری ہوئی ہوں وہ جمع کرتے ہیں تاکہ مشنری چندہ میں ڈالدیں۔ ان دنوں چونکہ کپاس کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہوتے ہیں وہ اٹھا کر جمع کر لیتے ہیں تاکہ مشنری چندہ میں ڈالدیں۔ چنانچہ میں بھی صاحب ممدوح کی تقلید کر رہا تھا کہ میرے دل میں کئی ایک خیالات گذرے۔ جو ناظرین نورافشاں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جس سڑک پر میں آ رہا تھا وہ بہت ہی گردآلود تھی۔ اور اس میں جابجا کپاس کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ بعض مٹی کے نیچے دبے معلوم پڑے۔ بعض جھاڑیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ بعض زمین میں اس طرح گڑے ہوئے تھے کہ گویا ان پر گاڑی کا پہیا چلا اور وہ زمین میں دھنس گئی۔ یعنے مختلف ٹکڑوں کو جو جمع کیا تو وہ فقط ۳ چھٹانک ہوئے۔ اس سے میرے دل میں خیال آیا کہ

(۱) اگر میں ان ٹکڑوں کو نہ اٹھاتا تو وہ مٹی کے ساتھ ملکر مٹی ہو جاتے۔

(۲) اب جو میں نے ان کو اٹھا کر صاف کر لیا ہے۔ پہلے تو وہ کسی دوکاندار کے ہاتھ میں فروخت ہونگے پھر وہ کسی منڈی میں فروخت ہونگے۔ پھر کسی مشین میں سے اس کی روئی نکالی جاویگی۔ پھر انگلستان جا کر کپڑا بنیگا۔ پھر معلوم نہیں کہ کس ملک کو جاویں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اعلی قسم کا کپڑا بن جاوے اور کسی بڑے آدمی کے پاس جاوے۔ یا کسی راجہ اور نواب کی پوشش بن جاوے غرض یہہ ان جگہوں میں جاویں گے جہاں میں خود نہ جا سکونگا۔ اور میں خود ان کو پھر نہ دیکھونگا۔

(۳) اگر ہر ایک شخص اس طرح تھوڑا تھوڑا جمع کرے اور مشنری کام میں صرف کرے تو مشنری کام کی کس قدر مدد ہوگی۔

(۴) کیا ہم انسانوں میں سے بہتوں کا یہی حال نہیں ہے کہ ہم ان ٹکڑوں کی طرح مٹی میں پڑے ہوئے تھے کسی نہ کسی خدا کے بندے نے ہماری مدد کی۔ اور ہم اس لایق ہو گئے کہ ایک معزز عہدہ پر ہمکو جگہہ ملی۔ یہہ ہماری اپنی خوبی سے نہیں ہوا۔ بلکہ اس بندے خدا کی محنت سے جس نے ہم کو مٹی میں سے اٹھایا اگر وہ نہ اٹھاتا تو ہم مٹی کے ساتھ ملکے مٹی ہو جاتے

(۵) جب میں ان ٹکڑوں کو اٹھاتا تھا تو میرے ہاتھ میں اکثر مٹی لگ جاتی اور وہ میلے ہو جاتے۔ پر یہہ مٹی عارضی تھی پھر ہاتھ صاف ہو گئے۔ اسیطرح جو خدا کے بندے خدا کی خدمت کرتے اور دوسروں کی بھلائی کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ بعض وقت ان کو تکلیفیں آتی ہیں۔ پر وہ یقیناً جانیں کہ یہہ تکلیفیں تھوڑی دیر کی ہیں اور وہ ہٹ جاویں گی۔ ان کو نیک کام کرنے سے مایوس نہ ہونا چاہئے۔

(۶) ایک جگہہ جب میں ایسے ٹکڑوں کو جمع کرتا تھا تو میرے پاس سے ایک گڈہ گزرا جسکے سبب سے مٹی اڑکر میرے اوپر پڑنے لگی۔ میں نے خیال کیا کہ بعض وقت خدا کے بندوں کا حال اسطرح ہوتا ہے وہ نیکی کرتے ہیں پر دنیا ان پر خاک اڑاتی ہے پر ان کو فکر نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہہ تھوڑی دیر کی تکلیف ہے ایک منٹ میں وہ گاڑی گزر گئی اور تکلیف کا خاتمہ ہو گیا (۷) پھر کہیں کہیں کپاس کے ٹکڑے ملتے تھے اور کسیطرف کچھ بھی نہیں تھے۔ جسطرف وہ ٹکڑے نظر آتے تھے میں اسیطرف اپنا رخ کر لیتا تھا اسیطرح منادوں کو چاہئے کہ جسطرف خدمت الہی کی زیادہ ہو یعنے جسطرف کے لوگ خدا کی کلام کو سنیں وہ اسطرف اپنا منہہ کر لیویں (۸) اخیر میں میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میں ان ٹکڑوں کو نہ اٹھاتا تو شاید اور کوئی اٹھا کے اپنے کام میں لے آتا۔ میں نے انکو پیدا نہیں کیا پر اپنے مالک کی خدمت کے واسطے اٹھایا میرا اتنا ہی کام تھا اگر یہہ ٹکڑے میرے مالک کو صرف ایک دو پیسے نفع دیکر چلے گئے اور ان جگہوں میں پہنچ گئے جہاں میں خود نہیں پہنچ سکتا تو مجھے حسد نکرنا چاہئے کیونکہ جس مطلب کے واسطے میں نے انکو اٹھایا تھا وہ مطلب پورا ہو گیا۔ اسیطرح اگر ہم کسی شخص کی مدد کریں۔ اور خدا اسکو اعلی جگہہ پر پہنچا دیوے تو ہمیں کسیطرح کا حسد نہ کرنا چاہئے جسطرح سے یہہ کپاس کے ٹکڑے ہمیشہ میرے پاس نہ رہینگے اسیطرح اگر ہمنے کسیکی مدد کی اور اسے اعلی جگہہ تک پہنچایا تو یہہ خیال نکریں کہ تمام عمر یہہ شخص میرا غلام رہیگا۔

راقم وارث الدین۔

بقیہ

اُپنشد کی تعلیمات

س ۱۶- اگیان کب ناش ہوتا ہے؟

ج- جب یعنے معرفت حاصل ہوتی ہے۔

س ۱۷- کیا اپنشد کی رو سے جب تک اگیان ناش نہیں ہوتا تب تک گیان حاصل ہو سکتا ہے؟

ج- یہہ بھی نہیں کیونکہ جیسا اوپر بیان ہوا کہ جب تک اگیان ناش نہیں ہوتا تب تک جیو اپنی اصلی حالت کو محسوس نہیں کرتا- ان میں اصلی حالت کو محسوس کرنا ہی جیو کا حقیقی گیان ہے- اس کو تتوگیان Jatwagyan یعنے معرفت حقیقی کہتے ہیں۔

س ۱۸- اگر یہی بات ہو یعنے اگیان کے بغیر ناش ہوئے گیان حاصل نہیں ہوتا اور گیان کے بغیر حاصل ہوئے اگیان ناش نہیں ہوتا تو اس امر میں اپنشد کی تعلیم کو کیا کہنا چاہئے؟

ج- "Inconsistent" یعنے ان کی رایوں میں اختلاف نظر آتا ہے-

س ۱۹- کیا معرفت کی منزلات میں کوئی ایما بھی استعمال کرنیکا بیان ہے؟ اور اسے کیا کہتے ہیں؟

ج- ہاں برہم کا ایک ایما ہے جسے اونکار Onkar اور پرنو Pranav کہتے ہیں سنسکرت میں- آ- و- م अ, उ, म تین حروف ملکر ॐ اوم نامی ایک مرکب حروف بنتا اور جس سے برہم کے تین صفات مراد ہوتے ہیں یعنے پیدا کرنا- قایم رکھنا- اور فنا کرنے کی صفات- کسی سنسان جگہہ میں ایک خاص طرز نشست کو جسے آسن کہتے ہیں اختیار کر کے اونکار جپنا پڑتا- اور یوں بذریعہ اس ایما کے برہم سروپ کو دھیان کر کے اس میں لین ہونا پڑتا ہے۔

س ۲۰- معرفت کی منزلات میں آتما کی کتنی حالات ہیں اور وہ کیا ہیں؟

ج- چار حالات ہیں- ۱ جاگرت اوستہ یعنے بیداری کی حالت ہیں جیو کو ہر شے کی مادی شکل اور صورت وغیرہ نظر آتی ہے۔

۲- سوپن اوستہ Swapnavastha یعنے خواب کی حالت میں ہر شے تو نظر آتی ہے پر ان کی مادی شکل اور صورت وغیرہ نظر نہیں آتی ہے- مثلاً خواب میں جو درخت دکھائی دیتا درحقیقت اس کی کوئی مادی شکل صورت نہیں ہے- خواب کا درخت محض ایک خیالی درخت ہے۔

۳- شوشوپت آوستہ Shushupt avastha یعنے گہری نیند کی حالت- اس حالت میں نہ کوئی شے نظر آتی اور نہ کسی قسم کی آگاہی رہتی اس میں محض ایک قسم کا آنند تائی رہتا ہے-

۴- توریہ آوستہ Juriya avastha کہتے ہیں کہ یہہ حالت گہری نیند سے بھی گہری ہے اس حالت میں شوشوپت حالت کی طرح آنند موجود رہتا ہے- پر اس حالت میں جیو اپنی ہستی کو کچھ بھی محسوس نہیں کرتا- محض برہم ہی برہم معلوم ہوتا جاتا- اس حالت میں معرفت کامل ہوتی ہے- اور اہم برہم ہوں اس علم کو حاصل کر کے جیو بالکل مکت ہو جاتا ہے۔

س ۲۱- کیا ان باتوں کی کچھ حقیقت بھی ہے؟

ج- کچھ بھی نہیں- یہہ محض رشیوں کا خیالی پلاؤ ہے- ہمہ اوست کی تعلیم شروع سے آخر تک غلط ہے- جیو اور برہم خالق اور مخلوق کبھی ایک نہیں ہو سکتے- یہہ بات ہمارے تجربہ اور عقل دونوں کے خلاف ہے- اس تعلیم کی مفصل تردید ہم ویدانت درشن کے بیان میں کرینگے۔ فقط

راقم

پادری بی- بی- سالفیا۔

پانی کی طاقت

جن لوگوں کے ہاتھ کو سٹیم کی تیز دھار کی حرارت دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے- وہ یقیناً جانتے ہونگے کہ پانی کتنی زبردست شے ہے- لیکن صرف یہی نہیں- بلکہ پانی معمولی حالت میں بھی اپنی طاقت اور شہ زوری کا ثبوت دے سکتا ہے۔ فرض کرو کہ دریا کا پانی ایک ثانیہ میں تین انچ کے حساب سے چلتا ہے- تو وہ اس حالت میں بھی اس قابل ہوگا کہ کیچڑ اور مٹی کو اپنے ساتھ بہا کرلے جائے- دریا کا پانی اگر سات انچ فی ثانیہ کی رفتار سے چلتا ہے تو وہ اپنے ساتھ کنکر بہا کرلے جائیگا- اگر اس کی رفتار دو فٹ فی ثانیہ ہے تو وہ کنکر اور معمولی حجم کے پتھر بہا کرلے جائیگا- اگر اس کی رفتار چار فٹ فی ثانیہ یا دو میل فی گھنٹہ ہے تو اس وقت بڑے بڑے پتھر بھی بہا کرلے جائیگا- لیکن اگر دریا کے پانی کی رفتار چھ فٹ فی ثانیہ یعنے تیرہ یا چودہ میل فی گھنٹہ ہے تو وہ اس حالت میں نہ صرف بڑے بڑے پتھر ہی بہا کرلے جائیگا- بلکہ پہاڑوں کے زبردست چٹانوں کو کاٹ کر (گویا کہ وہ بڑی محنت سے بارود سے اُڑائے گئے ہیں) اور ان پتھروں کو مٹی کی طرح باریک پیستا ہوا اپنے ساتھ بہا لے جائیگا۔

بیمار کے کمرے میں روشنی

بیمار کے کمرے میں روشنی کی مقدار کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے چونکہ یہہ ایک قسم کی بشاشت بخش چیز ہے- اسلئے بیمار کمرہ میں اسقدر داخل کرنی لازم ہے جسقدر بیمار برداشت کر سکے کوئی شعاعیں یا شعلہ پیدا کرنے والی شے مثلاً شیشہ وغیرہ بیمار کی نظر میں نہیں رکھنا چاہئے- نہ لمپ یا شمعدان کی روشنی اسکی نظر کے سامنے رہنے دینی واجب ہے۔

بقیہ

آواگون

ج

ہندو آریوں میں تعلیم تناسخ کیوں ایجاد کیگئی تھی

(۲) قطع نظر اس سے معلوم ہو کہ ہندو آریوں میں آواگون مذکورہ کے خیال کے ساتھوں ساتھ اور اس کے برعکس بھی یہہ خیال موجود ہوا کہ یہہ کل عالم برہما ہے ہر ایک چیز برہما ہو یعنے ویدانت مت جاری ہو گیا تھا۔ اور اس کے رو سے تناسخ کا سبب آدمی کی چال چلن نہیں ہو لیکن پرماتما کی مایا کا لازمی نتیجہ ہو۔ ویدانت مت کی بنا اُپنی شد ہیں۔ لیکن منو کے دھرم شاستر میں بھی اس کی گنجایش ہو۔ بعد میں بھگوت گیتا جو مسیح کے بعد غالباً دوسری صدی کی تصنیف ہو اور سدا نند کا ویدانت سار جو اور بھی جدید کتاب ہو ویدانت مت کے لئے سند سمجھی جاتی ہو۔ اس حال میں ویدانت یا ہمہ اوست کا احوال بھی سُننے کے قابل ہو۔

چھندوگیا اُپنی شد۔ پراپاٹھکا ۳ کھانڈ ۱۴ آیت ۱

Sarvam Khalvidam Brahma

"یہہ سب کچھ برہما ہو آدمی اس (دنیا) پر یوں دھیان کرے کہ وہ اس (برہما) ہی میں شروع ہوتی۔ ختم اور لے ہو جاتی ہو"

چھندوگیا اپنی شد۔ پراپاٹھکا ۶ کھانڈ ۲ اور ۳۔

۱۔ "میرے پیارے ابتدا میں فقط وہی تھا جو ہو اکیلا بلا کسی دوسرے کے **Ekam evadvitiyam**

بعضے کہتے ہیں کہ ابتدا میں فقط وہی تھا جو نہیں ہو اکیلا بلا کسی دوسرے کے۔ اور اس سے جو نہیں ہو پیدا ہوا جو کچھ ہو"

۲۔ "باپ نے کہا میرے پیارے یہہ کیونکر ہو سکتا ہو؟ کس طرح وہ جو ہو پیدا ہو سکتا ہو اس سے جو نہیں ہو؟ نہیں میرے پیارے فقط وہی جو ہو ابتدا میں تھا۔ اکیلا بلا کسی دوسرے کے"

۳۔ "اس نے سوچا یا دیکھا کہ میں بہت ہو جاؤں میں اُبجت ہوؤں۔ اُس نے آگ اُپجی" وغیرہ۔

اس کے یہہ معنے کئے جاتے ہیں کہ جو کچھ ہو وہ برہما ہی ہو۔ دیگر کوئی شے نہیں سو وہی ایک ہست ہو اور کوئی چیز ہست نہیں ہو۔ یہہ سب کچھ برہما کا اُپجا ہوا اور اسی میں لے ہو جائیگا۔

پھر اُپنی شد الیضاً۔ پراپاٹھکا ۷۔ کھانڈ ۲۵ میں درج ہو کہ

۱۔ "وہ بھید درحقیقت نیچے اُوپر۔ پیچھے آگے۔ دائیں بائیں ہو۔ دراصل وہی یہہ سب کچھ ہو۔ اب اس بے حد کی تفصیل مَیں سے ہوتی ہو۔ مَیں نیچے ہوں۔ مَیں پیچھے آگے۔ دائیں بائیں ہوں۔ میں یہہ سب کچھ ہوں"

۲۔ "پھر تفصیل اس بے حد کی وہ آپ سے ہوتی ہو۔ وہ آپ نیچے اُوپر۔ پیچھے آگے۔ دائیں بائیں ہو۔ وہ آپ یہہ سب کچھ ہو"

ایسا اُپنی شد۔ آیت ۱ و ۶ و ۷۔

۱۔ "یہہ سب کچھ جو زمین پر حرکت کرتا ہو خدا میں (آپ میں) چھپ جائیگا"

۶۔ "اور جو کوئی سب چیزوں کو اس آپ میں دیکھتا ہو اور آپ کو سب چیزوں میں وہ اس سے کبھی نہیں پھرتا"

۷۔ "جب اُس آدمی کے نزدیک جو سمجھدار ہو۔ آپ سب چیزیں ہو گیں تو اس کو کیا غم کیا تکلیف ہو سکتی ہو جس نے اس وحدت کو ایک دیکھ لیا"

Sacred Books of the East Vol I.
Part I. Upnishads.

ان فلاسفروں کو یہہ خیال نہ آیا کہ جس حال کہ ہم خود اور سب اور چیزیں وہی برہما ہیں تو پھر اس دھیان کی کیا ضرورت ہو کہ ہم دھیان کریں کہ ہم برہما ہیں؟ سب برہما ہی ہو۔ تو نہ کوئی دھیان کرنے والا ہو اور نہ وہ ہو جس پر یا جس کی بابت دھیان کیا جاوے۔ یہہ ساری فلاسفی ہی فضول ہو۔ کیونکہ ایک دوسرے کو کہتا ہو کہ تو گیان حاصل کر دھیان کر کہ میں برہما ہوں؟ ایسی ہدایت ہی فضول ہو۔ برہما کا جو جی چاہے کرے یا نہ کرے۔ ہم آپ تو کچھ نہیں ہیں مسیح سے قریباً پانچ سو برس پہلے برہمنوں نے یہہ فضول تعلیم شروع کر دی ہوئی تھی۔

منو کا دھرم شاستر بھی ایسے ویدانت مت سے پُر ہو

منو لکچر ۱۲۔ آیت ۱۱۸۔۱۲۵۔

۱۱۸۔ "چاہیئے کہ ہر ایک آپ میں کل کو دیکھے۔ دھیان سے وجود اور عدم وجود کو کیونکہ آپ دیکھنے سے کوئی اپنا من برائی کی طرف نہیں پھرتا"

۱۱۹۔ "آپ اکیلا ہی سارے دیوتے ہو۔ اس کل کی بنا آپ میں ہو کیونکہ ان سارے مجسّم مخلوقوں میں فعلوں کا سلسلہ پیدا کرتا ہو"

۱۲۲۔ "سب چیزوں کا حاکم جو ایک وجود ہو۔ جو باریک سے باریک ذرّوں سے بنا ہو سونے کی جھلک والا صرف خفتہ عقل کی سمجھ میں آ سکتا ہو چاہیئے کہ ہر کوئی اس کو اعلیٰ پُرش جانے"

۱۲۳۔ "اس ایک کو بعضے اگنی کہتے ہیں۔ بعضے منو پرجاپتی۔ بعضے اندر۔ بعضے سانس۔ پھر بعضے ابدی برہما"

۱۲۴۔ "یہہ ایک کل پیدا شدہ چیزوں میں پانچ عناصر کے ذریعے ہمیشہ کے لئے جنم پرجنم اور موت کے وسیلے داخل ہو کر تناسخ کے دَور کو ایک پہیئے کی مانند چلاتا رہتا ہو"

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

نواں باب

چندر لیلا کا اپنے بھائی کو بپتسمہ دینا اور نجات دہندہ کی بشارت دینا

اگرچہ اس جوان راجہ کے دل میں بہت کچھ یقین ہوگیا تھا تو بھی اس نے چندر لیلا سے یہہ سوال کیا کہ جب پہلے ہم نے تم کو دیکھا تھا تو پنج اگنی تاپتی تھی۔ اور ٹھاکروں کی پوجا کرتی تھی۔ اب تم ایک اور نئی کتاب ہاتھ میں لئے تعلیم دیتی پھرتی ہو۔ کیا تمہیں سچ مچ نجات دہندہ مل گیا ہے۔ ہمیں سچ بتا کہ تجھ میں یہہ تبدیلی کس طرح سے ہوگئی ہے۔

تب چندر لیلا نے اپنا سارا احوال ان سے یوں بیان کیا جناب میں نے تلاش کرتے کرتے ہندو مذہب کی نیوتک کھود ڈالی۔ لیکن مجھے کچھ ایسی چیز نہ ملی جس سے میرے دل کو تسلی ہوتی اور آخر کو تھک کر بے آس ہوگئی۔ تب نجات دہندہ کی بابت سُنکر اس پر ایمان لائی۔ اور مجھے آرام اور تسلی اور نجات ملی۔

بہتیرے چندر لیلا کی باتیں سُنکر یقین تو کرتے تھے لیکن عام طور پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر مسیح پر ایمان لانے سے ڈرتے تھے۔

یہاں سے وہ اپنے خاص وطن نیپال کو گئی۔ اور اب ستائیس برس ہوئے جب اس نے اپنا پیارا وطن چھوڑا تھا اور نیپال شہر ہی ایسی تندخو قوم رہتی ہے جن کے دروازے ان برکتوں سے جو چندر لیلا حاصل کرکے آئی تھی بند رہتے تھے کیونکہ مسیحیوں کو بغیر پوچھے اس ملک میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ چندر لیلا نے آتے ہی نیپال کی گلی کوچوں میں اپنا کام شروع کردیا۔

چندر لیلا برچھتا کے میلا کو گئی جس میں نیپال شہر کے چاروں طرف سے لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ اس میلا میں جتنوں سے ملاقات ہوئی۔ ان کو کلام سُناتی رہی اور کتابیں بانٹتی رہی۔ جب وہ کتابیں بانٹ رہی تھی۔ پولیس کے سپاہی نے اس کو پکڑ لیا۔ اس لئے کہ وہ دین مسیحی کی کتاب تقسیم کررہی تھی اور حاکم کے پاس لے گئے۔

حاکم نے پوچھا تو کون ہے؟ چندر لیلا نے جواب دیا کہ جناب میں نیپال کے رہنے والی ہوں۔ اور میں صرف عمدہ عمدہ کتابیں اپنی ہی قوم میں تقسیم کرتی ہوں۔ حاکم نے اس کو جواب دیکر کہا کہ اچھا اپنی ہی قوم کو دینا اور چلی جا۔

چندر لیلا واپس بازار کو گئی۔ اور جب تک میلا ختم نہ ہوا لوگوں کو کلام سُناتی رہی۔ اور پھر کسی مخالف کی جُرأت نہ رہی۔ کہ اس کو تکلیف دیوے۔ پھر وہ اپنے والدین کے گھر میں گئی۔ اور کیا دیکھتی ہے کہ وہی اُسکا عزیز بھائی جو مدنا پور جاکر اس کو ملا تھا گھر میں سخت بیمار ہے۔ اور جب تک وہ بیمار رہا چندر لیلا خواہرانہ محبت کی طرح اس کی خدمت کرتی رہی۔

ایک دن بھائی نے چندر لیلا کو اپنے پاس بُلاکر بڑی سنجیدگی سے اُسے کہا ای بہن میں تو خداوند مسیح پر ایمان لاتا ہوں۔ اور جب سے تو نے مجھے سکھایا تھا میں دل وجان سے اسی کو اپنا حامی اور ہادی مانتا رہا ہوں۔ ای بہن کیا تم یقین کرتی ہوں کہ وہ مجھ کو قبول کریگا اور بچائیگا؟ میری تو بڑی آرزو تھی جو اپنے تمام بال بچوں سمیت مدنا پور کو جاتا اور سب کے روبرو گناہوں کا اقرار کرکے بپتسمہ لیتا۔ اور مسیحیوں کے درمیان اپنی باقی زندگی بسر کرتا۔ لیکن اب مجھے بالکل یقین نہیں کہ اپنے اس ارادہ کو پورا کرسکونگا۔ اس لئے کہ مجھے اپنی حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ میری زندگی کا خاتمہ نزدیک ہے۔ تو بھی یہہ میری دلی آرزو ہے کہ میں عیسائی ہوکر مروں۔ کیا بہن تم یقین کرتی ہو کہ خداوند مسیح مجھ کو بغیر ظاہری اقرار کے قبول کریگا؟ چندر لیلا نے بڑے پیار سے جواب دیا کہ ہاں بھائی جی وہ تم کو اسی وقت قبول کرتا ہے۔ کیا تم اپنی روح اور جسم دونوں اس کو اپنے سونپتے ہو؟ بھائی نے جواب دیا بہن میں خوشی سے اپنے آپ کو اس کے سپرد کرتا ہوں اور میں یقین لاتا ہوں کہ وہ مجھے نجات دینے پر قادر ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ میں بغیر بپتسمہ کے مروں میری بڑی آرزو تھی کاش کہ مجھے مرنے سے پہلے بپتسمہ ملے۔

چندر لیلا نے کہا پیارے بھائی کہ یہاں نزدیک کوئی پادری صاحب نہیں۔ پھر چندر لیلا نے آہ سرد بھر کر کہا کہ ہمارے سارے نیپال میں ایک پادری بھی نہیں ہے۔ اور جو ہیں وہ اتنی دور ہیں کہ ایسے وقت میں یہاں پہنچنا مشکل ہے۔ بھائی نے جواب دیا سچ ہے۔ ای بہن اس وقت تجھکو اتنی فرصت نہیں کہ کسی پادری صاحب کو دور سے بُلا سکے۔

میری دلی آرزو ہے کہ مسیحی ہوکر اس دنیا سے کوچ کروں۔

بھائی کے یہہ کلمات سُنکر چندر لیلا ایک خاموشی کے عالم میں غرق ہوگئی۔ پھر اپنے عزیز بھائی کے منہ کی طرف ایک نظر دیکھا جس کے واسطے ایک مدت سے خدا کے آگے دعائیں اور منتیں کرتی تھی۔ اور اپنے دل میں کہنے لگی کہ اگر میں ایسے نازک وقت میں اپنے پیارے بھائی کو بپتسمہ دونگی۔

باقی آیندہ

واقعات اور رائیں

مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہو

انگریزی میں ایک رسالہ ہو جس کا نام What Think ye of Christ. جس کا اُردو ترجمہ ابن اللہ ہو۔ اس میں ربنا المسیح کی الوہیت اور ابنیت کا بیان ہو۔ وہ رسالہ اپنی خوبی بیان کی وجہ سے آپ ہی اپنی نظیر ہو۔ مگر میری ان سطروں کے عنوان کا رسالہ وہ نہیں۔ یہہ حال ہی میں ایک نرالی طرز کا رسالہ ہمارے متعزز برادر مسٹر دیدار سنگ ایونجلسٹ و میونسپل کمشنر گجرات پنجاب نے تصنیف فرمایا ہو۔ اس کے مضامین اوّل تو گجرات مشن کے ماہواری ہینڈبل صدائے بشیر میں شایع ہوتے رہے۔ اب ان مضامین کو عام پسندیدگی اور ہردل عزیزی کی وجہ سے کسی قدر بڑھاکر رسالہ کی صورت میں شایع کیا گیا ہو۔ یہہ چالیس صفحہ کا رسالہ جو عمدہ ڈمیئی کاغذ پر خوشخط کرسچن پریس لاہور میں چھپا ہو۔ ار قیمت پر مصنف سے مل سکتا ہو۔

اس کا طرز بیان بالکل نرالہ ہو۔ مصنف رسالہ ہذا نے اس سوال کے جواب میں کہ مسیح کے حق میں تمہارا کیا گمان ہو؟ بہت گواہ پیش کئے ہیں۔ ایسی عمدہ طرز پر اس کا بیان کیا ہو کہ واہ واہ۔ گواہوں کو گویا مقابل میں کھڑا کرکے ہر ایک سے یہی سوال کیا ہو۔ جواب ان ہی کے منہہ سے لیکر مصنف نے اپنے لفظوں میں ادا کیا ہو۔ دوست اور دشمن۔ اپنے اور پرائے مخالف اور موافق متعدد اشخاص گواہی میں پیش کئے ہیں۔ مثلاً یہودی انجیلی سے فریسی اور فقیہہ گواہ کہ انہوں نے مسیح کی نسبت کیا سمجھا۔ پھر یہودا اسکریوطی۔ پھر پنطوس پلاطوس رومی حاکم۔ پھر ایک رومی صوبہ دار۔ پھر حضرت محمد عربی نبی جو بقول مصنف رسالہ مائی خدیجہ کا جو یہودن تھی خاوند تھا۔ قران سے اس کی گواہی حضرت کے منہہ سے کہلوائی ہو۔ پھر اہل ہنود کے پیشواؤں کی شہادت نسکلنک اوتار کی نسبت۔ پھر گرو نانک صاحب کی گواہی پھر انبیائے سلف کی شہادت۔ پھر شہدا و مقدسین و فرشتگان کی شہادت۔ پھر یحیٰی پیغمبر کی شہادت پھر حضرت پطرس کی گواہی پھر توما اور سولوس یہودی کی گواہی جو کہ اول یسوع مسیح کے نام کا بڑا دشمن تھا۔ پھر خدائے ذوالجلال خالق اکبر مالک ارض و سما بےچون و چرا کی گواہی جو اس نے اپنے عزیز فرزند مسیح کے حق میں دی۔ الغرض ایک دلچسپ مکالمہ ہو جو دیکھنے کے لایق ہو جو لوگ دین سے کچھ بھی مس رکھتے ہیں اور مسیح کی نسبت متردد حالت میں رہتے ہیں۔ یہہ رسالہ ان کی بہت مدد کرسکتا ہو۔ لاریب اعلیٰ درجہ کا مضمون ہو۔

دو باتیں اور مجھے اس رسالہ کی نسبت کہنی ہیں۔ امید ہو کہ مصنف صاحب بُرا نہیں مانیں گے۔

الف۔ عبارت میں زور نہیں۔ ہلکی اور پھیکی عبارت معلوم ہوتی ہو۔ اگر اعلیٰ اور سلیس عبارت اور محاورات میں لکھا جاتا تو پھر کیا کہنا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کل اُردو لٹریچر والوں نے اُردو کو آسمان پر چڑھا دیا ہو ہماری کتابوں کا طرز بیان اور طرز تحریر کسی طرح ان سے کم نہیں ہونی چاہئے۔ اب علم رومن اور رومن محاورات کا وقت جاتا رہا۔ چاہئے کہ ہم اس میں خوب ترقی کریں یہہ نہیں کہ لفظوں ہی کی بھرمار ہو۔ جیسا کہ آج کل ہمارے ایک دینی اخبار نوزائیدہ کا انشا ہو لیکن سلیس اور دلچسپ ہونا چاہئے۔ کہ عبارت ہی کے مزہ سے ناظر کو پڑھنے کا شوق ہو۔ ایسے اعلیٰ مضمون کو عبارت کی بےنمکینی کی وجہہ سے اکثر ایک دو صفحہ پڑھکر چھوڑ دیتے ہیں۔ امید کہ طبع ثانی میں اس پر توجہہ کی جاویگی۔

ب۔ ایسے مفید عام رسالے عموماً مفت تقسیم کرنے مفید ہوتے ہیں۔ مگر آپ نے ایسا اعلیٰ درجہ کا کاغذ لگاکر اس کا خرچ بہت بڑھا دیا ہو۔ غالباً ایک آنہ اس پر خرچ ہی آگیا ہوگا۔ اگر عام قسم کا چھپائی کا کاغذ لگاکر چھپوایا جاتا تو آدھے سے بھی کم قیمت میں فروخت ہوسکتا تھا۔ امید کہ آئندہ ان باتوں پر توجہہ ہوگی۔

آخر میں عرض ہو کہ ہم آپ کے اس تحفہ کے واسطے شکرگذار ہیں۔ اسی طرح اس پشت میں ہم خداوند یسوع کے نام کی بشارت دیدیں گے۔ مسیحی بھائیو سب مشکلات حل ہونگی۔ ہمت کرو۔ ہمتِ مرداں مددِ خدا ؎

ہر کار کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

خاکسار

واعظ

نئی بیماری

ڈاکٹروں نے فیصلہ کردیا ہو کہ دو ہزار بیماریاں ایسی ہیں جن میں انسان مبتلا ہوسکتا ہو۔ لیکن حال ہی میں ایک نئی بیماری دریافت ہوئی ہو۔ اور دو ہزار بیماریوں کی تعداد میں ایک کا اضافہ ہوگیا ہو۔ معلوم ہوا ہو کہ سوئزرلینڈ میں جو مزدور پہاڑوں پر دس ہزار فیٹ کی بلندی پر کام کرتے ہیں۔ انہیں دانتوں کے درد کی شکایت ہوتی ہو اور گاہے گاہے ان کے مسوڑے بھی سوج جاتے ہیں۔ یہہ بیماری موسمی بخار کی مانند دفعتاً شروع ہوجاتی ہو۔ لیکن تیسرے دن تک اسکا زور ختم ہوجاتا ہو ؎

مژدہ

نور افشاں کا ہر ایک خریدار جو سنہ ۱۹۰۱ء کے لئے پیشگی قیمت دیوے اور اس کے ساتھ ایک نئے خریدار کا نام بمعہ قیمت پیشگی برائے سنہ ۱۹۰۱ء ارسال فرماوے تو اس کا حق ہے کہ بطور انعام ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب چن لے۔ مینیجر نور افشاں بلا محصول ڈاک اس کی خدمت میں مفت روانہ کریں گے۔

فہرست کتب

(۱) اُردو سیرت المسیح۔

(۲) لودیاس تاگاشی (ایک قدیم مسیحی تواریخی فسانہ)

(۳) ابن حور (خداوند کے زمانہ کا فسانہ)

(۴) اثمارِ شیریں (۵) شہیدانِ کارتھج۔

(۶) کلیسیا کی تواریخ (مصنفہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی) رومن اُردو میں۔

(۷) رومن اُردو بائبل + اگر دو یا زیادہ نئے خریداروں کے نام ارسال کریں تو ہر ایک نام کیلئے مذکورہ بالا کتابوں میں سے ایک جلد ارسالِ خدمت کیجاویگی۔ مگر یہہ بڑی ضروری شرط ہے کہ نام کے ساتھ پیشگی قیمت بھی ارسال کریں۔

المشتہر

اڈیٹر نور افشاں۔ لودیانہ

نوٹس

۵۰۰۰ ۴ فٹ میٹر گیج ریلیں ۲۱ و ۲۴ فٹ لمبی بنرخ ۹ فٹ۔ ۲۰۰۰ فٹ ٹریموے ریلیں ۱۵ و ۲۲ و ۲۴ لمبی بنرخ ۴ فٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بمقام لاہور فروخت ہونے کے لئے موجود ہیں۔

نوٹس

ایک ہزار من ڈھلے ہوئے لوہے کے ٹکڑے نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بمقام لاہور فروخت ہونے کے لئے موجود ہیں۔ ۲۲ دسمبر تک چیف سٹورکیپر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس درخواستیں آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ لیڈی کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ اپنی درخواست کے ساتھ یہہ بھی بیان کریں کہ آیا انگریزی یا یوریشین یا ہندوستانی اور نیز یہہ کہ کس مدرسہ میں تعلیم پائی اور اگر کبھی نوکری بھی کی ہو تو کس تنخواہ پر۔ درخواست کے ساتھ اسناد بھی روانہ کریں۔

المشتہر

مس میری۔ اے۔ پلاٹر۔ ایم ڈی۔ میموریل ہاسپٹل سیالکوٹ

حضورِ وائسرائے کا دورہ

گلنگوٹ سے خبر آئی کہ ۴ دسمبر کو حضور لارڈ کرزن بہمراہی مجبر بارنگ ارنا بھینسے کا شکار کھیلنے تشریف لے گئے۔ مگر وہاں صرف ایک غول مادہ بھینسوں کا ملا۔ سہ پہر کو لارڈ اور لیڈی کرزن معہ کچھ افسران اسٹاف کے اس مقام تک گئے جو میسور کے شہر سے بیس میل تھا۔ یہہ سفر ان کا شیر کے شکار کی غرض سے تھا۔ کھیدے کا کیمپ برخاست کر دیا گیا۔

بمبئی ریلوے

بمبئی کارپوریشن کی جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی کہ اس امر پر غور کرے کہ ٹریموے لے جائے یا نہ لے جائے وہ بعد غور کامل ٹریموے لینے کے خلاف رپوٹ کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم تیار نہیں ہیں کہ سفارش کریں مگر اتنا کہتے ہیں کہ ٹریموے کی خریداری شہر اور باشندگان شہر کے حق میں مفید ہے اور گو ٹریموے کا یک لخت خرید کر لینا ممکن ہو مگر کمیٹی اس کی خریداری کی سفارش کرنے سے پرہیز کرتی ہے اور کارپوریشن بھی ایسے وقت میں اس قدر بڑی جرأت کرنے میں تامل کریگا جبکہ اس کو بہت سے کام درپیش ہیں جن میں اس کو مصارف کی ضرورت ہے۔

روس میں یہودی لوگ نہایت خراب خستہ حالت میں بے رونق شہروں اور قصبوں میں رہتے ہیں۔ ان کے عبادت خانے ایسے غلیظ ہیں کہ خدا کا گھر کہلانے کے قابل نہیں۔ ان کے سکولوں میں لڑکیاں تک نہیں۔ دوکانداروں میں انکم ٹیکس ادا کرنے کی قابلیت نہیں۔ سابلکن ایک مشہور روسی ریفارمر لکھتا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم ایسی ابتر حالت میں نہیں جیسا کہ یہودی۔ سولہ آدمی ایک ہی کمرہ میں رہتے دیکھے گئے ہیں۔

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و مینجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا۔